اخبار نور افشاں لودیانہ

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دُنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی

نمبر ۱۱ | مطبوعہ ۱۳ مارچ ۱۸۹۰ء بروز پنجشنبہ | جلد ۱۸

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ معہ محصولڈاک۔ عہ/

ایضاً دو کاپیونسے زیادہ ایک ہی شخص کے نام فی کاپی۔ عہ/

ایک شخص کے نام سات کاپی کے دام وصول ہونے پر ایک کاپی مفت دیجائیگی۔ ہر حالت میں قیمت پیشگی لیجائیگی +

ایڈیٹوریل

مسیح کی مصلوبیت کا وقت ایک نہایت ہی آزمایش اور مصیبت کا وقت تھا۔ یہہ وہ وقت تھا کہ جسمیں وہ نوشتہ پورا ہو رہا تھا" میں نے تنہا انگوروں کو کولھو میں کچلا اور بنی آدم میں سے کوئی میرے ساتھہ نہ تھا" پطرس جس نے اقرار کیا تھا کہ اگر مجھکو مرنا پڑے تو بھی تیرا ساتھہ نہ چھوڑوں گا صلیب کے آس پاس بھیڑ میں نہیں نظر آتا۔ یوحنا یہہ وصیت سُنتے ہی "دیکھ تیری ماں" مریم کو لیکر اپنے گھر چلا گیا۔ دیگر جان پہچانوں میں سے کوئی دکھلائی نہیں دیتا۔ خدا کے قہر کا پیالہ جو گنہگاروں کے عوضی کو پینا ضروری تھا تلچھٹ تک اُسکو پینا پڑا۔ کون انسان اُس حالت کا خیال و بیان کرسکتا ہی جب وہ نہ صرف بنی آدم سے تنہا چھوڑا گیا بلکہ اُسوقت اُسکے آسمانی باپ کا چہرہ بھی اُس سے پوشیدہ ہوگیا اور پکارا "ایلی ایلی لما سبقتانی" اور آخری آواز آئی "پورا ہوا" +

ہم جب اس بات پر غور کرتے تو تعجب سے بھر جاتے ہیں کہ ایسے وقت میں جبکہ اُسکے وہ شاگرد جو تین ساڑھے تین برس تک شب و روز اُسکی رفاقت میں بستی اور ویرانے میں خشکی پر اور دریا میں بیابان اور پہاڑوں میں اُسکے ہمراہ رہتے اپنے میں اتنی ہمت و جرأت نہیں پاتے کہ اپنے اُستاد کی تجہیز و تکفین کا اب کچھ بند و بست کریں۔ انسانیت کیسی کمزور ہی لیکن ارمتیاہ کا ایک دولتمند یہودی یوسف نامی جسکا نام ابتک کسیکو معلوم نہ تھا جو یہودیوں کے ڈر سے پوشیدہ میں جرأت کرکے پلاطوس سے یسوع کی لاش کو لینے اور دفن کرنیکی اجازت طلب کرنیکو قدم بڑھاتا اور اب نیقودیمس بھی جو پہلے یسوع کے پاس رات کو گیا تھا یوسف کے ساتھہ تجہیز و تکفین میں شامل ہوتا ہی اگرچہ چوروں کے درمیان مصلوب ہونیکی وجہہ سے ضرور تھا کہ وہ ایسے ہی لوگوں کے درمیان دفن بھی ہو اگر یہہ کوئی شُبہ بھم ہوتا تو ضرور ایسا ہی ہوتا مگر جیسا یسعیاہ نبی نے فرمایا تھا کہ "اُسکی قبر بھی شریروں کے درمیان ٹھہرائی گئی تھی پر اپنے مرنے کے بعد وہ دولتمندوں کے ساتھہ ہوا" یسعیاہ ۵۳-۹ یوسف اور نیقودیمس نے اُسکی لاش کو ایک سوتی کپڑے میں خوشبوئیوں کے ساتھہ جیسا کہ دفن کرنے میں یہودیوں کا دستور ہی کفنایا اور قریب کے ایک باغ میں ایک نئی قبر میں دفنا دیا۔

قرص خورشید در سیاہی شد

یونس اندر دہان ماہی شد

لیکن مخالف یہود اگرچہ اُسوقت مطمئن ہوگئے تھے کہ کام تمام ہوا اب کچھ جھگڑا باقی نہیں رہا تو بھی پیش بندی کا خیال گذرا کہ مبادا اُسکے شاگرد رات کو جاکے اپنے اُستاد کی قبر کو کھود کر اُسکی لاش کو نکال لے جائیں اور لوگوں سے کہیں کہ وہ مُردوں میں سے جی اُٹھا تو پچھلا فریب پہلے سے بدتر ہوگا۔ وے پلاطوس کے پاس گئے اور سردار کاہنوں اور فریسیوں نے جمع ہوکے اُس سے کہا "اے خداوند ہمیں یاد

* تعجب معلوم ہوتا ہی کہ ان لوگوں کو خداوند مسیح کی پیشین گوئی یاد رہی مگر اُسکے شاگرد بھول گئے لیکن وے بالکل بھولے نہ تھے پر اُسکے اصل مطلب کو نہیں سمجھتے تھے پس اُنہوں نے اسکا کچھ خیال نہ کیا +

ہے کہ وہ دغاباز اپنے جیتے جی (کیا کوئی شُبہ ہم ؟) کہتا تھا کہ میں تین دن بعد جی اُٹھونگا۔ اس لئے حکم کر کہ تیسرے دن تک قبر کی نگہبانی کیجائے " کیا بڑا ثبوت ہے کہ یہہ کوئی شُبہ نہیں لیکن فی الحقیقت یسوع تھا جسکے حق میں کہا گیا کہ " میری گروہ کے گناہوں کے سبب اُسپر مار پڑی " پلاطوس نے اُنسے کہا تمہارے پاس پہرے والے ہیں جاکے مقدور بھر اُسکی نگہبانی کرو ۔ اور اُنہوں نے جاکر اُس پتھر پر مہر کردی اور پہرے بٹھا کر قبر کی نگہبانی کی " +

قرآن کے تیسرے سپارہ کے شروع میں یوں لکھا ہے۔

تلک الرسل فضلنا بعضھم علےٰ بعض منھم من کلمۃ اللہ ورفع بعضھم درجٰت واٰتینا عیسی ابن مریم البینٰت وایدناہ بروح القدس یعنی یہ سب رسول فضیلت دی ہم نے اُنمیں ایک کو ایک سے کوئی ہے کہ کلام کیا اس سے اللہ نے اور بلند کئے بعضوں کے درجے اور دیں ہم نے عیسیٰ مریم کے بیٹے کو نشانیاں صریح ۔ یہ نشانیاں یہی معجزات ہیں جنپر بھروسہ کرکے اُسنے اپنی الوہیت اور قدرت کا دعویٰ کیا اُسنے فرمایا " میں اور باپ ایک ہیں " تب یہودیوں نے پتھر اُٹھائے کہ اُسکو سنگسار کریں۔ عیسیٰ نے اُنہیں جواب دیا کہ میں نے اپنے باپ کے بہت سے اچھے کام تمہیں دکھائے ہیں اُنمیں سے کس کام کے لئے تم مجھے سنگسار کرتے ہو؟ یہودیوں نے جواب دیا کہ ہم تجھے اچھے کام کیواسطے نہیں پر اس لئے کہ تو کفر کہتا ہے اور آدمی ہوکے اپنے تئیں خدا بناتا ہے سنگسار کرتے ہیں۔ عیسیٰ نے کہا اگر میں اپنے باپ کے کام نہیں کرتا تو میرے معتقد مت ہو لیکن اگر میں کرتا ہوں تو اگرچہ مجھہ پر ایمان نہ لاؤ تو بھی اِن کاموں پر ایمان لاؤ تاکہ تم جانو اور ایمان لاؤ کہ باپ مجھہ میں اور میں باپ میں ہوں۔ یوحنا ۱۰۔ ۳۰۔ ۳۸۔ اور میری بات سچ مانو کہ میں باپ میں اور باپ مجھہ میں ہے اور نہیں تو ان کاموں کے سبب مجھے سچا جانو۔ یوحنا ۱۴۔ ۱۱۔ پس اہل اسلام انکار نہیں کرسکتے کہ ایسے اثبات و دلایل واجب اور حق ہیں کیونکہ قرآن ہی اُنہیں واجب ٹھہراتا ہے۔ اور جبکہ ثابت ہوا کہ یسوع مسیح نے صریح معجزات دکھلائے اور اُنپر اپنی الوہیت کے دعوی کو قایم ومنحصر کیا تو لازم ہے کہ اُسکے دعوی پر یقین لاویں۔ ہم مسیحی لوگ اُسکی گواہی پر یقین لاتے ہیں کہ عیسیٰ خدا کا بیٹا ہے۔ لیکن محمدی لوگوں کے درمیان اگر آج مسیح اب دعوی کرتا جیسا کہ یہودیوں کے درمیان کیا تو وے ضرور اُسکے سنگسار کرنے کو یہودیوں کی مانند پتھر اُٹھاتے اور اُنکے ہم آواز ہوکے کہتے " ہم شریعت والے ہیں اور ہماری شریعت کے مطابق وہ قتل کے لایق ہے کیونکہ اُسنے اپنے تئیں خدا کا بیٹا ٹھہرایا " یوحنا ۱۹۔ ۷۔ لیکن محمد صاحب کے پاس اپنے دعویٰ نبوّت کے لئے ایسی نشانیاں نہ تھیں اور اِس کمی کی حقیقت اِس بات سے ظاہر ہوتی ہے کہ باوجودیکہ آنحضرت نے بار بار کہا اور قبول کیا کہ میں معجزات دکھلانیکو نہیں آیا لیکن صرف بشیر و نذیر ہوں تو بھی اُنکے پیرؤں نے اکثر معجزوں کو اُن کی نسبت ایجاد کیا ہے اگر اُنکو یقین نہ ہوتا کہ اُسکے دعویٰ رسالت کو ثابت کرنے کے لئے معجزات کی ضرورت ہے تو ہرگز ایسے معجزوں کو ایجاد نہ کرتے +

کوہ نور ۲۰ فروری میں انجمن حمایت اسلام کے سالانہ جلسہ میں ۲۲ فروری کی شام کو جو مولوی نذیر احمد صاحب نے ایک لکچر راجہ دیہان سنگھ کی حویلی میں پڑھا اس کا بیان ہمارے مطالعہ سے گذرا جو مولوی صاحب نے خلاف ساڑھے سات بجے مطابق نوٹس وہی آٹھ بجے کے شروع کیا تخمینًا ڈھائی تین ہزار کا مجمع ہوگا۔ اس جلسہ کے پریزیڈنٹ جناب سردار محمد حیات خانصاحب بہادر نجم الہند تھے۔ کوہ نور کے لائق ایڈیٹر مولوی صاحب موصوف کی علمیت کی تعریف میں لکھتے ہیں کہ عربی فارسی جاننے کے علاوہ انگریزی میں بھی ید طولیٰ رکھتے ہیں مولوی صاحب نے صلح حدیبیہ کے عہد نامہ کی نسبت جو اُس شرط کا ذکر کیا کہ جسکے مطابق قرار پایا تھا کہ قریش اپنے آدمی کو مسلمانوں سے واپس لے سکتے مگر مسلمان اپنے آدمی کو قریش سے واپس نہیں لے سکتے اور آنحضرت کے اس تحقیر آمیز شرط کو قبول کرنے پر بعض صحابہ نے سرگوشیاں کیں اور پیغمبر اسلام نے اس تشویش کو یہہ فرما کر دور کردیا کہ جو مرتد ہوا اُسکو ہم پھر لیکر کیا کرینگے ایڈیٹر صاحب لکھتے ہیں کہ ہم اسکو ثابت کرسکتے ہیں کہ پیغمبر اسلام نے سرگوشی کرنے والوں کو یہہ جواب نہیں دیا تھا جیسا کہ مولوی نذیر احمد صاحب نے کسی روایت سے سمجھہ رکھا ہے لیکن آنحضرت نے مصلحت کو اپنی ہی ذات پر موقوف کیا اور فرمایا تھا کہ جو کچھہ میں کرتا ہوں اسکو تسلیم کرو اور سچ سمجھو۔ ایڈیٹر موصوف درست لکھتے ہیں کہ اگر مولوی نذیر احمد صاحب کا بیان تسلیم کیا جائے تو پھر اُن واقعات کا جواب کیا ہوسکتا ہے۔ جو خلافت اوّل میں قبیلہ کندی یعنی اشعث بن قیس کے ارتداد سے بعد وفات آنحضرت ظہور پذیر ہوئے تھے۔ ظاہر ہے کہ اشعث مرتد ہوگیا تھا مگر پھر مسلمان ہوا اور اُسکا اسلام پھر تسلیم کرلیا گیا تھا۔ آگے چلکر جو صاحب ایڈیٹر اُس منظوری شرط کو الہامی مصلحت ٹھہرانیکے لئے کوشش کرتے اور حذیفہ کے قضیہ سے عہد نامہ کے شکست ہونے کا اور فتح مکہ کا الہامی خیال ٹھہراتے ہیں پس بہتر یہہ ہے کہ وقت ہی سر اپنے الہامی وغیر الہامی کارروائی میں کیوں الجھیں حضرت نے جیسا موقع دیکھا ویسا کیا۔ رام چندر جی نے اپنی غرض کے لئے ...... کو اپنا باپ کہہ دیا تھا۔ اسی عہد نامہ کے لکھتے وقت قریش کے حسب خواہش حضرت نے اپنے نام پر سے لفظ رسول اللہ کاٹ دیا تھا اور بسم اللہ الرحمن الرحیم کی جگہہ بسمک اللھم لکھا گیا +

جو کچھہ ذکر مولوی نذیر احمد صاحب نے جدید تعلیم یافتہ پارٹی کا کیا اُسکا بیان ہم آئندہ پرچہ میں لکھینگے +

لطیفہ کسی امیر نے اپنے خدمت گار کو مرغ بریان تیار کرکے لانے کا حکم دیا۔ عیار خدمت گار نے پکاتے بھونتے ایک ٹانگ مرغ کی نوشجان کرلی جب مرغ بریان امیر مذکور کے سامنے آیا تو خدمت گار سے دریافت کیا کہ اسکی ایک ٹانگ کیا ہوئی ؟ جواب ملا حضور مرغ کے تو ایک ہی ٹانگ ہوتی ہے ہرچند امیر نے اسپر اصرار کیا مگر خدمت گار اپنی ہٹ پر قایم رہا اور یہہ ہی

کہتا رہا کہ ایک ہی ٹانگ ہوتی ہے۔ امیر اُسکی نادانی پر مُسکرا کے چپ ہو رہا۔ چند روز کے بعد وہ امیر معہ خدمت گار ہوشیار کہیں چلے جاتے تھے راستہ میں ایک مُرغ اپنی ایک ٹانگ پروں میں چھپائے ہوئے کھڑا تھا۔ خدمت گار نے موقع سمجھ کر عرض کی کہ دیکھئے حضور مُرغ کے ایک ہی ٹانگ ہوتی ہے۔ امیر نے ہنسکر چھو کیا تو مُرغ نے جھٹ دوسری ٹانگ نکالی اور چلتا ہوا تب خدمت گار کو یہہ فقرہ سوجھا کہ حضور آپ نے اُس دن اُس مُرغ پر چھو کر کے کیوں اُسکو دو ٹانگ والا کر دیا !!!

بعینہٖ یہی حال آج کل ہمارے اکثر محمدی بھائیوں کا ہو رہا ہے۔ کہ اسلام کے سہارنے کے لئے کبھی ملحد انگریزوں کی آڑ میں چھپتے اور کبھی اپنے مولویوں کو مدد کے لئے پکارتے ہیں چنانچہ ریاض ہند امرتسر ۲ مارچ میں میاں علی بخش مُدرس نے ایک غور طلب تحریر زیر کر مسیحیوں کو عبرت دہی کے ساتھ اعتقاد تثلیث کی پیروی کو ترک کرنیکی ہدایت فرمائی ہے اور لکھتے ہیں کہ یہہ تعلیم نہ انبیائے سلف نے دی ہے اور نہ انجیل مقدس میں بیان ہوئی ہے بلکہ انجیل توحید سے مالا مال ہے اور مرقس ۱۰-۱۸ ۱۲ | ۲۹ اور یوحنا ۱۷-۳ کو سند اً پیش کیا ہے جنکو راقم نے صرف اپنے حسب مُدعا چُن لیا ہے مگر انجیل کی اُن آیات موفورہ سے جنسے تثلیث فی التوحید ثابت ہوتی قصداً چشم پوشی کی یا بقول سعدی

نہ بیند مُدعی جز خویشتن را
کہ دارد پردہ پندار در پیش

اُنپر غور نہیں کیا ہے۔ اگرچہ ہمیں یقین ہے کہ آپ لوگ مُرغ کی وہی ایک ٹانگ بتانے سے باز نہ رہینگے تاہم مہربانی سے ان آیات اناجیل پر بھی غور کریں۔ اور مسیحیوں کے لئے نہیں بر اپنے لئے فکر کریں کہ بروز عدالت جب آپ کے نامہ اعمال میزان میں تلینگے اور حق سے چشم پوشی اور سخن پروری و تعصب کی باز پرس ہوگی تو کیا جواب دینگے۔ دیکھئے یوحنا ۱۰-۳۰ پھر ۱۴-۱۰ و ۱۱ - اور متی ۲۸-۱۹ +

ریاض ہند کے نامہ نگار متھورام کے لئے اتنا ہی لکھنا بس ہے کہ خلاف بیانی اور عوام کو دھوکہ دہی سے کام نہیں چلتا۔ ہم نے یہہ نہیں لکھا کہ "چونکہ قرآن نے بیبل کو خدا کا کلام کہا ہے لہذا بیبل خدا کا کلام ہے"۔ بیبل اپنے من جانب اللہ ہونیکے لئے قرانی شہادت کی کچھہ محتاج نہیں قرآن کا حوالہ صرف اسلئے دیا گیا کہ محمدی جو قران کو مانتے ہیں لیکن اُسکی اس گواہی پر کہ کتب مقدسہ الہامی و الٰہی ہیں عمل نکر کے قرآن کے خلاف بیبل کو جھٹلانیکی جرأت کرتے ہیں ممکن ہے کہ کسی مذہبی کتاب میں کسی امر کا سچا بیان ہو اور اگر کوئی اس بیان کو اخذ کر کے اُس کتاب کے معتقد علیہ کے سامنے پیش کرے تو کیا اس سے وہ تمام کتاب سچی ثابت ہو جائیگی ؟ ہرگز نہیں ہم کتب ہنود سے بہت سی حقیقی صداقتیں پیش کر سکتے ہیں تو بھی وے کتابیں ہمارے نزدیک الہامی نہیں ہیں۔ دنیا میں کوئی مذہبی کتاب ایسی نہیں ہے جسمیں چند باتیں اچھی اور سچی نہ ہوں لیکن چونکہ وہ انسانی ہیں بہت سی ناقص اور باطل باتیں بھی اُنمیں ہیں یہہ ہی حال قرآن و پُران کا ہے جسکے حق میں ہمارا عمل خذ ما صفا و دع ما کدر پر ہے اور بس +

م۔ س۔ ج پالنپوری نامہ نگار ریاض ہند نے جو اختلاف مولوی صفدر علی صاحب کے نیاز نامہ اور نورافشاں کے ۲۰ فروری کے پرچہ کی اُس تحریر کا جسمیں بیان تھا کہ ابوبکر کو تلاوت تورات سے حضرت نے منع کیا ظاہر کر کے مسیحیوں کو نورافشاں کی تحریر و تقریر پر یقین نکرنے کے لئے گذارش کرتے ہیں صاحب تواریخ کس چیز کا نام ہے ؟ ہمارے نزدیک تو جتنی باتیں محمد صاحب کے اقوال و افعال کے متعلق کسی بھی ذریعہ سے خواہ روایتاً یا از روئے حدیث یا قرآن وغیرہ پائی جاتی ہیں وہ سب خواہ صحیح ہوں یا غیر صحیح اُنکی تواریخ زندگی ہی سے متعلق و شامل ہیں آپ نے بیفائدہ کوشش کی بات یہہ تھی کہ آپ اُس بیان کی تردید کرتے نہ یہہ کہ مطابقت کی فکر میں اصل مطلب کو چھوڑ دیا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے نزدیک بھی ممانعت مذکورہ صحیح واقعہ ہے اور بیشک ہے آپ اُسکو جھٹلا نہیں سکتے +

ہمارا اصل مطلب یہی تھا کہ مسلمانان فارس نے جو ہنگامہ سر ڈُور مند ولف کے ترجمہ انجیل شاہ کو پیش کرنے پر برپا کیا کچھ نئی بات نہیں کیونکہ حضرت نے کتب مقدسہ کی تلاوت سے اپنے پیرؤں کو شروع سے ممانعت فرمائی۔ بس وہ مطلب قایم ہے +

بقیہ یورپ کے لئے پہلا مسیحی مشنری

اس اڈریس کے بیان میں چند باتیں بے موقع نہونگی پولوس نے اعلیٰ ترین یونانی اور شہروں کی مانند یوں شروع کیا "اے اتھنیس والو" اُسنے اقرار کیا کہ وے لوگ بڑے مذہبی تھے۔ اتھنیوالوں نے اُس نوشتہ سے جو قربان گاہ پر لکھا ہوا تھا اعتراف کیا کہ ایک خدا ہے جسکو وے نہیں جانتے۔ وہ وہی خدا تھا جسکی منادی پولوس کرتا تھا۔ شاید اُس رونق دار پارتھینن کیطرف اشارہ کر کے پولوس نے یہہ تعلیم دی کہ خدا ہاتھہ کے بنائے ہوئے مندروں میں نہیں رہتا ہے کیونکہ وہ سب چیزوں کا خالق ہے۔ اور ہماری کسی چیز کا محتاج نہیں۔ اتھینی دعویٰ کرتے تھے کہ ہم زمین سے پیدا ہوئے ہیں۔ پولوس نے سکھلایا کہ ہم سب خدا سے پیدا کئے گئے ہیں۔ اُسنے اپنے کو پانے کی طاقت سبھوں کو بخشی ہے اگرچہ وے اُسکے لئے تاریکی میں ٹٹولتے ٹٹولتے پھرتے ہیں۔ پولوس نے اُس قول کی تائید میں جو اُسنے کہا ایک یونانی شاعر کے مشہور اقتباس کو پیش کیا یعنی "ہم تو اُسکی نسل بھی ہیں" اتھینی اپنے دیوتاؤں کی خوبصورت مورتوں پر فخر کرتے تھے لیکن پولوس نے ظاہر کیا کہ خدائی سونے چاندی یا پتھر کی مورتوں کی مانند نہیں ہے پولس نے خدا کی ابوّیت اور انسان کی برادریت کی تعلیم دینے کے بعد کہا کہ خدا نے جہالت کے وقتوں سے طرح دی لیکن اب سب لوگوں کو ہر کہیں حکم دیا کہ توبہ کریں۔ اُسنے آئندہ عدالت کا بھی ذکر کیا جس کا ثبوت خدا نے اُس ٹھہرائے ہوئے عادل یعنی خداوند یسوع مسیح کو مردوں میں سے اُٹھانے کے ذریعہ دیا ہے۔ وہ جسکے حضور میں آخری دن ہمیں عدالت میں کھڑا ہونا ہے اب ہمارا نجات دہندہ ہو کر اپنے پاس

بلاتا ہی +

جب پولوس نے اُنسے مُردوں کے جی اُٹھنے کا ذکر کیا تو بعضے شاید اپکوریس ٹھٹھا مارنے لگے جبکہ دوسرے شاید استوئیکی مجاہدِ اخلاق کہنے لگے کہ ہم تجھسے اسکی بابت پھر سُنینگے تاہم بعضے لوگ ایمان لائے اور بیتسما پایا جنکے درمیان دیونوسیس اریوپگس کا صلاحکار اور دمرس نام ایک عورت اور کئی اَور اُنکے ساتھ تھے۔ اگرچہ پولوس پھر کبھی اتھینس کو نہیں گیا تو بھی وہاں ایک مسیحی کلیسیا قایم ہو گئی جس سے بعد ازاں بعض مشہور آدمی نکلے۔ اتھینا کا مندر ایک سچے خدا کی پرستش گاہ سے مُبدل ہو گیا اور کوہ مریخ پر اب ایک گرجا قایم ہی جو دیونوسیس کے نام سے کہلاتا ہی +

وہ تبدیلی جو یورپ میں واقع ہوئی ہندوستان میں جاری شروع ہوئی ہی کسی دن وشنو اور شیو کے مندر یورپ میں جوپیٹر اور منروا کے مندروں کی مانند ترک کر دیئے جائینگے اور ہندوستان کی سب قومیں سب کو باہم بھائی جانکر اُسی ایک سنگاسن کے سامنے متفق گھٹنے ٹیک کر دہی پُرانی عظیم نماز گذارینگی۔ "اَی ہمارے باپ جو آسمان پر ہی" +

مُترجمہ۔ از برد گروس

مُراسلات

نمبر اول

انجیلی پہلی بشارت

لوگ ہم سے کبھی کبھی دریافت کرتے ہیں کہ عیسی مسیح تو قریب ۱۹۰۰ برس گذرے کہ اس دُنیا پر ظاہر ہوئے اُن سے پیشتر دُنیا نے کیونکر نجات حاصل کی۔ اگر یہہ کہا جاوے کہ اُن کی جو خداوند مسیح سے پیشتر اس دُنیا میں زندگی بسر کر گئے نجات نہیں ہوئی اسمیں بڑا ظلم اور بیرحمی پائی جائیگی کہ جب اُنکو دیا نہیں گیا تو اُنسے کیونکر مانگا جاتا ہی کہ جب اُنہوں نے عیسیٰ کی نجات کی خبر نہیں پائی وے عدم ایمان کے ذمہ وار نہیں ہو سکتے وے کس پر اور کس پیغام پر ایمان لاتے؟ اگر یہہ کہا جاوے کہ وے خدا کے فضل سے بچ گئے خدا نے اُنپر رحم کیا تو عدل شکست کھاتا ہی کہ عیسیٰ مسیح نے تو ابھی اُنکے گناہوں کے بدلے صلیبی موت سے کفارہ نہیں دیا تھا اور خدا کی شریعت اُنکے مخالف تھی اور اُسکا عدل اُنکا سامنا کرتا تھا +

میں نہایت مناسب جانتا ہوں کہ ہم دیکھیں کہ خدا کے کلام یعنی بائبل میں اسکا کیا جواب ہی۔ کلام میں آشکارہ ہی کہ انبیا لوگ روح القدس سے تحریک پاکر بولتے تھے اس لئے اُنکی باتوں کا سمجھنا روح کی مدد سے ہو سکتا ہی ورنہ جسمانی مزاج کا آدمی اُنکو ہرگز نہیں سمجھیگا کہ وے اُسکے نزدیک بیوقوفیاں ہیں +

نجات

نجات کسکو کہتے ہیں۔ دُنیا کے مذہبوں اور کتابوں میں اسکا ایک اور محدود جواب نہیں ملتا اور ہم یہاں پر اُنکے بیانات درج نہیں کرینگے کہ موقعہ نہیں ہی علیحدہ علیحدہ اہل مذہب و کتب مسیحی نجات کی تعریف و تشریح کے ساتھ اُنکا مقابلہ کرکے معلوم کر سکتا ہی کہ اُن میں اور اس میں آسمان و زمین کا فرق ہی۔ نجات کے معنی ہیں چھٹکارا و رہائی۔ یا خلاصی۔ لفظ نجات یا خلاصی سے صاف معلوم ہوتا ہی کہ انسان کسی قید میں مُقید ہی کہ اُسکو اس قید سے رہائی نہایت ضرور ہی اور اس رہائی کو نجات اور رہائی بخشندہ کو نجات دینیوالا یا منجی کہتے ہیں۔ اب نہایت واجب معلوم ہوتا ہی کہ اِس قید کی تشریح بھی کیجاوے جسمیں انسان مقید رہتا ہی اور وہ یہہ ہی +

گناہ کی مزدوری موت ہی پس یہہ قید موت کی قید ہی اور موت تین قسم کی ہی (اول) جسم کی موت کہ خدا نے آدم کو فرمایا کہ تو مٹی ہی اور مٹی کے ساتھ ملجائیگا۔ یہہ فقط اُسکے جسم کی بابت کہا گیا ہی کہ روح تو خواہ راستبازوں کی خواہ شریروں اور بے ایمانوں کی اس فانی قالب خیمہ ساخاکی گھر سے نکلکر ابدی اور جاوید اپنے گھروں اور قیامتی بدنوں میں جا رہیگی (دوم) اس دُنیا میں شریروں اور بے ایمانوں کا خدا کے قہر اور شریعت کی لعنت کے تحت میں رہنا جیسا لکھا ہی "اور اُسنے تمہیں بھی جو خطاؤں اور گناہوں کے سبب مردہ تھے زندہ کیا۔" "مُردہ تھے زندہ کیا۔" واہ خدا کی خیر اور رحمت اور محبت کا کون بیان کر سکتا ہی کہ حالانکہ گناہ کی مزدوری موت ہی اور یہہ موت ہم پر عاید ہو گئی ہی تو بھی ہم ضمیر کی نسبت زندہ ہیں اور ہمارا یہہ فانی خیمہ ساخاکی گھر کچھ مدت تک اس زندگی کے متعلق رہتا ہی اس غرض سے کہ اگر ہم چاہیں اور خدا سے مدد کے طالب ہوں تو وہ ہم پر رحم کرنیکو تیار ہی کہ ہم اس زندگی میں موت کے تینوں اقسام سے رہائی اور نجات حاصل کریں نہ اپنے نیک کاموں سے کہ مُردوں میں طاقت کہاں کہ ہمیشہ کی زندگی کے کام کریں بلکہ اُس تدبیر کے وسیلہ جو "خدا نے جو رحم میں غنی ہی اپنی بڑی محبت سے جس سے اُس نے ہم کو پیار کیا ہمکو جو گناہوں کے سبب مردہ تھے مسیح کے ساتھ جلایا۔" لاکھوں کروڑوں بلکہ بے شمار گروہ جو اب دنیا میں اس تدبیر سے زندہ ہو کر خدا کے لئے اِس فانی گھر میں رہکر نہایت خوشی اور آزادی کے ساتھ اپنی زندگی بسر کرتے ہیں اور اس سے بھی زیادہ بیشمار گروہ ہر ایک قوم اور فرقہ اور لوگ اور اہل زبان میں سے ایک ایسی بڑی جماعت جسے کوئی شمار نہیں کر سکتا سفید جامے پہنے اور خرمے کی ڈالیاں ہاتھوں میں لئے اُس تخت اور برہ کے آگے کھڑی ہی اور بلند آواز سے چلا کر یوں کہتی ہی کہ نجات ہمارے خدا سے جو تخت پر بیٹھا اور برہ سے ہی اِس حق بات پر شہادت دیتے ہیں کہ خدا نے بڑے رحم سے فضل کرکے ہماری نجات کے لئے تجویز نکالی ہی کہ ہم خداوند مسیح کی موت کے سبب اس موت کی قید سے رہائی پاکر ہمیشہ کی زندگی کے وارث ہو سکتے ہیں پر اِس زندگی میں اور پیشتر اُس حالت کے کہ جسمیں انسان کا دل ایسا سخت ہو جاتا ہی کہ حد سے زیادہ تاخیر ہوگی اور انسان اس تدبیر کو قبول کرنا ہی نہیں ایسوں

یہ موت کا تیسرا قسم ضرور ہی عائد ہوتا ہی یعنی (۳) ابدی موت جسمیں کچھ مدت تک روح کو اور پھر قیامت کے بعد روح کو غیر فانی قیامتی بدن کے ساتھ دکھ اور عذاب میں رہنا ہوگا اسی تیسری قسم کا نام دوزخ و جہنم ہی +

اب موت کے اِن تینوں اقسام سے رہائی چھٹکارہ یا خلاصی پانے کو بائبل نجات قرار دیتی ہی اور خداوند مسیح کو اِس کا وسیلہ مرکز اور درمیانی اور بخشنیوالا ٹھہراتی ہی اور خدا کو اس کا بانی اور روح القدس کو اسکا ظاہر کرنیوالا اور اپنی تاثیر سے دل پر اُسکا نقش کرنیوالا اور مردہ دل کو زندہ کرنیوالا بتلاتی ہی ابھی تک سائل کو جواب نہیں ملا ہم یہہ بات جانتے ہیں اور میں عجز اور ڈر اور ادب سے التماس کرتا ہوں کہ سوال بہت ہی غور طلب اور بھاری ہی کہ یہہ انسان کی پوری توجہ اور رجوع اور فرمانبرداری کا حقدار طالب ہی۔ یاد رکھنا چاہئے کہ ہم دونوں وقت اور ابدیت کے قرضدار ہیں وقت سے مراد ہی اس بالشت بھر کی زندگی سے اور ابدیت وہ زمانہ ہی جو اس فانی گھر سے خارج ہونے کیوقت شروع ہوگا اور کبھی ختم نہ ہوگا۔ اِس زندگی کے فرض ہیں یعنی ہمیں کوئی نیک اور اچھا کام اختیار کرکے اپنے اور اپنے لواحقوں کے فرایض پورے کرنے نہایت ضروری ہیں اور ساتھہ اسکے اپنی ابدی زندگی کا ہمیشہ خیال رکھنا اور اُسکی یاد میں رہنا اور اُسکیلئے تیار رہنا بھی نہایت لازم اور واجب ہی ورنہ ہم اُسکو بھول کر حیوان مطلق کے درجہ تک آپکو ذلیل کر دیتے ہیں +

اے میرے بھائی سائل ذرہ صبر سے اس طرف توجہ کیجئے اور تھوڑی سی طوالت سے ہرگز نہ گھبرائیے کہ میں معذور ہوں میں نے سمجھا تھا کہ آپ کے سوال کا جواب نور افشاں کے ایک ہی پرچہ میں اظہار ہوسکتا ہی مگر عمیق غور سے معلوم ہوتا ہی کہ شاید تین یا چار پرچوں میں ظاہر ہوگا مجھے یقین ہی کہ ہمارے معزز اور عزیز ایڈیٹر صاحب مہربانی کرکے اِس مضمون کو سلسلے وار اپنے اخبار نور افشاں میں جگہہ دیکر مجھے زیر بار احسان کرینگے اور میں بھی کوشش کرونگا کہ اِس جواب کو سلسلے وار ختم کروں + (باقی آئندہ)

آدم اور کلام

اسوقت ہم اپنے بھائی محمدیوں کے فایدہ اور نصیحت کے واسطے اُنہیں کے قران کی سورہ بقر سے ۴ رکوع کی اِس آیت پر غور کرینگے +

فَتَلَقّٰی آدَمُ مِن رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ۔

پس سیکھ لیں آدم نے پروردگار اپنے سے کچھ باتیں۔

اُن محمدی علما کی مانند جو قران اور کتب الہامیہ کی باہمی مخالفت کو دیکھ کر بغور و فکر علانیہ یہہ کہہ اُٹھتے کہ توریت و انجیل میں تحریف ہوگئی اگرچہ ہمکو بھی حق پہنچتا ہی کہ صاف کہدیں کہ تمام قران کی مانند یہہ آیت بھی محض مہمل ہی کیونکہ یہہ بات کسی پر بھی مخفی نہیں ہی کہ محمد خواہ عثمان نے تصنیف قران میں وہ طرز اختیار کیا ہی کہ دونوں کے بھلے رہیں۔ اوّل یہود یونگے کہ کلمہ سے ہماری مراد مسیح نہیں بلکہ وہ احکام شرعی مراد ہیں جنکو محمدی زمانہ کے برگشتہ مغضوب یہود اپنے دماغ میں تخیل سمجھتے تھے۔ دوئم عیسائیونگے کہ کلمہ سے مراد مسیح ہی اگرچہ محمدی مفسّروں نے اپنے نبی یا خلیفہ کی اُس کارروائی کو نہ سمجھا تو بھی غلطی سے محمدی سنت ادا کرنیکے لئے اسم کلمہ کو لفظ کلمہ قرار دیکر بمعنی سخن اور بات ترجمہ کر ڈالا تاکہ اُسکے مسیح کی شان الوہیت اور گنہگار انسان کی مغفرت سب کو بردہ زمین سے اُڑا دیں۔ لیکن یاد رکھنا چاہئے کہ اس رکوع کی اِس آیت سے اوپر والی یہہ آیت وقلنا اهبطوا بعضكم لبعض عدو اور کہا ہمنے اترو بعض تمہارے واسطے بعض کے دشمن ہیں۔ بھی توضیح و تشریح چاہتی ہی۔ چونکہ قران طریقہ اہمال سے باز نہیں آتا اور غور طلب آیت میں وہی لفظ ہیں جنکی نسبت اس قران کے سورہ نسا رکوع بست و دوم ۲۳ میں صاف تحریر ہی۔ انما المسيح عيسى ابن مريم كلمته القها الى مريم۔ اور یہاں کلمہ کے معنی محمدی مترجموں نے بخلاف آیت غور طلب کے اپنی رائے سے فیض اور حکم کے گڑھہ لئے مگر جبکہ تفسیر بالرائے خود محمدی علما ممنوع سمجھتے ہیں پس ہم بھی اِن مترجموں کے معنی بالرائے کو تسلیم نہیں کرسکتے

ہاں اُنکے پہلے معنی بات اور کچھ نہیں تو لغت سے تو ملتے ہیں اور جبکہ اسقدر ثابت ہوچکا کہ قرآن ہی سے کلمہ مسیح کا ایک اسم ہی۔ جیسا کہ انجیل شریف میں یوحنّا رسول فرماتا ہی کہ ابتدا میں کلام تھا۔ پھر آگے بڑھکر کہتا ہی کہ کلام مجسم ہوا اور وہ بجز خداوند مسیح کے اُن مہملات سے منسوب نہیں ہوسکتا جس کو محمدی علما بات بتاتے ہیں۔ وہ صرف اپنے پیر مرشد کی بات میں رفو بناتے ہیں۔ تو مناسب ہی کہ اُس دشمن پر کچھ سوچیں جسکا ذکر اُنکا قرآن کرتا ہی۔ اور وہ توریت میں پیدایش کی کتاب سے ملتا ہی کہ عورت کی نسل اور سانپ کی نسل میں دشمنی ہوگی وہ اُسکی ایڑی کو کاٹیگی اور وہ اُسکے سر کو کچلیگی اور یہہ پیشگوئی یہانتک پایہ صداقت کو پہنچی کہ سانپ اور انسان کی مخالفت میں کسی کو کلام نہیں مگر اس پیشگوئی کے پوری ہونے میں یہیں تک بس نہ کرنا چاہئے کیونکہ جسطرح جسمانی موت دوسری موت کا نشان ہی اسیطرح سانپ شیطان کا نشان اور عورت کی نسل مسیح کا اعلان ہی۔ اگر کوئی محمدی عالم یہہ ثابت نہیں کرسکتا کہ سوائے خداوند مسیح کے اور کوئی دوسرا شخص عورت کی نسل ہو حتّٰی کہ خود قرآن بار بار مسیح کو ابن مریم ابن مریم پکارتا ہی تو حاصل کلام یہہ ہی کہ آیت ہذا سے یہہ مراد ہی کہ خدانے آدم کو یہی باتیں جو کلمہ سے متعلق ہیں اور جنکا بیان توریت زبور کتب الانبیا اور خاصکر انجیل میں صاف طور سے ہی تلقین کیں۔ نہ وہ باتیں جو محمدی علما غلطی سے شریعت کیطرف کھینچتے ہیں کیونکہ عہد اعمال تو اسیوقت شکست ہوگیا پھر وہی کیوں باندھا جاتا۔ مگر عہد فضل جو مسیح سے ہی قایم ہوا ہی شریعت موسوی سو ہماری زندگی میں فرمانبرداری کا قانون ہی۔ نجات کے آئین سے اُسے کچھ علاقہ نہیں جبکہ وہ محال عادی ہی۔ کاش کہ خدا باپ آپ اُنکو ہدایت دے۔ اور اسمٰعیلی غلامی سے نکالکر اسرائیلی آزادی بخشے۔ خدا بیٹے کے وسیلہ سے۔ آمین +

راقم

کیدار ناتھ۔ مدرس علم الہی سہارنپور

عدل و انصاف اعمال نیک و بد

در اسلام

آجکل کے محمدی اپنے مذہب کو قایم رکھنے کے لئے اکثر انگریزوں کی آڑ میں چھپتے نظر آتے ہیں۔ اور انہیں کے ٹوٹے پھوٹے بے سروپا ایک آدھ قول سے اپنے گرتے ہوئے مذہب کو سہارا دیکر کھڑا کرنا چاہتے ہیں۔ اور آجکل کی تصنیفات محمدی میں بھی یہی پایا جاتا ہے کہ فلاں انگریز نے محمد صاحب کی یوں تعریف کی ہے اور فلاں نے یوں۔ پس اسلئے محمد صاحب نبی ہیں جیسا کہ فی الحال ایڈیٹوریل نورافشاں مطبوعہ ۲۰ فروری میں کرنیل الکاٹ تھیوسوفسٹ کی شہادت پیش کردہ اجمیر انجمن اسلام کے جواب سے ظاہر ہے۔ پس جس حالت میں محمدیوں کی معتبر کتب قرآن و حدیث ہی سے محمد صاحب کے اقوال سے اس باب میں نقص ثابت ہوتا ہے۔ تو کرنیل الکاٹ صاحب جیسوں کی شہادت کی کیا ضرورت لہذا اگر محمد صاحب کے قول و فعل کی کسی خوبی کو ظاہر کرنا ہو تو انہیں کتابوں سے پیش کیجئے۔ کہ ایسے ویسے انگریزوں کی شہادت سے جو خود تو اپنی ذات کے لئے محمد صاحب کو مفید جانکر قبول نہیں کرتے اور دیگر لوگوں کے لئے شہادتیں دیتے پھرتے ہیں ہرگز ہرگز وقعت کے لایق نہیں ہیں۔ اسلئے انہیں مسایل کی تحقیقات کا حق ادا کرتے ہیں ہم آپکی نظر اقوال محمد صاحب پیش کر دیتے ہیں کہ جن سے صاف صاف آشکارا ہو جائیگا کہ محمدیت میں عدل و انصاف اعمال نیک و بد کی جزا و سزا کی بنیاد بالکل خام خیالی ہی پر مبنی ہے اور یہی محمد صاحب کے ناحق نبی ہونے کی پختہ دلیل ہے +

وہو ہذا

اول تعلیم محمدی میں چند کلموں کے پڑھنے سے گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور عدل و انصاف بالائے طاق رہجاتے ہیں پھر ترازوئے عدل کی ضرورت ہی کیا ہے؟ +

۱۔ مظاہر حق ترجمہ مشکوٰۃ جلد ۱ صفحہ ۲۵ میں یوں لکھا ہے۔ "اور روایت ہے ابی ذر سے کہا آیا میں پاس نبی صلعم کے اور اوپر حضرت کے کپڑا تھا سفید اور سوتے تھے پھر گیا میں اُسوقت میں کہ جاگے تھے پس فرمایا کہ نہیں کوئی بندہ کہ کہے نہیں کوئی معبود مگر اللہ پھر مرے اوپر اسکے مگر کہ داخل ہوگا بہشت میں کہا میں نے اگرچہ زنا کرے اور اگرچہ چوری کرے فرمایا اگرچہ زنا کرے اور اگرچہ چوری کرے۔ کہا میں نے اگرچہ زنا کرے اور اگرچہ چوری کرے فرمایا اگرچہ زنا کرے اور اگرچہ چوری کرے۔ کہا میں نے اگرچہ زنا کرے اگرچہ چوری کرے فرمایا اگرچہ زنا کرے اور اگرچہ چوری کرے اوپر خاک آلودہ ہونے ناک ابی ذر کے اور تھے ابوذر جسوقت کہ یہہ حدیث بیان کرتے کہتے اگرچہ خاک آلودہ ہو ناک ابوذر کی روایت کی بخاری اور مسلم نے +

اب ذرا انصاف سے فرمایئے کہ عدل و انصاف جو ذمہ وار مقدس ذات بابرکات رب العزت کا ہے وہ کہاں ہے اور ترازو کی کیا ضرورت ہے۔ پس اظہر من الشمس ہے کہ عدل و انصاف اعمال نیک و بد محمد صاحب کے یہاں ایک خیالی و خالی بات کے سوائے اور کچھ نہیں +

راقم ٹامس ہاول بشیر

از پنڈ دادن خان

عیسائی پادریوں نے ہندوستان کے لئے کیا کیا

آجکل عیسائی مشنریوں کی مخالفت میں عوام ہندو مسلمان تلے ہوئے ہیں۔ ہم حیرت میں ہیں کہ صداقت کا اسقدر کیوں بطلان کیا جاتا ہے۔ اُدھر ہندو بھائی تو کہتے ہیں "اگر ہم سوتے رہیں جیسا اب تک ہم نے کیا تو تھوڑے عرصہ میں ہمارے ہندوؤں میں ایک بھی پرستار نہ پایا جاویگا۔ اور ہندو خود گرجا میں جاوینگے" اُدھر مسلمان بھائی یوں واویلا کرتے ہیں "مذہبی اشاعت کے لئے انجمنیں بناؤ۔ واعظ مقرر کرو۔ کرسچن اثر سے اپنے نوخیز بچوں کو جلد بچاؤ"۔ ایسے وقت میں ہم کو مسیحی مذہب کی وہ مخالفت یاد آتی ہے جو مقدس پولوس کے زمانہ میں بت پرستوں نے برپا کی تھی جب لوگ سڑکوں پر کھڑے ہو کر یوں پکارتے تھے "اے مردو تم دیکھتے اور سنتے ہو کہ اس پولوس نے بہت لوگوں کو ترغیب دیکر گمراہ کر دیا ہے اور کہتا ہے کہ یہہ جو ہاتھ کے بنائے ہوئے ہیں خدا نہیں ہیں سو صرف یہی خطرہ نہیں کہ ہمارا پیشہ بیقدر ہو جاوے بلکہ بڑی دیبی ارتمس کا مندر بھی ناچیز ہو جائیگا اور اُسکی بزرگی جسے تمام ایشیا اور ساری دُنیا پوجتی ہے جاتی رہیگی"۔ اعمال ۱۹ ب ۲۶ و ۲۷۔ مگر جو کچھ اُس مخالفت کا حال ہوا انجام کار وہی اسکا بھی ہوگا +

میں ایک انگریزی آرٹیکل کا جو ایک غیر عیسائی اخبار میں ایک غیر عیسائی منصف مزاج کی قلم سے شایع ہوا ہے ترجمہ کرکے ذیل میں ہدیہ ناظرین کرتا ہوں۔ بوجہ ایک غیر عیسائی کی رائے ہونے کے یہہ مضمون زیادہ قابل قدر ہے اور اُمید ہے کہ ایسے وقت میں اس نزاع کے طے کرنیکے لئے یہہ بطور ایک بے تعصب اور آزاد مرد کے فیصلہ کے منظور ہوگا اسکے پڑھنے سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ اس زمانہ میں ان لوگوں پر جو کہتے ہیں اِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُوْن محمد صاحب کا یہہ قول صادق آتا ہے کہ الا انہم ھم المفسدون ولکن لا یشعرون یہہ جو اپنے آپ کو مصلح کہتے ہیں فی الحقیقت نادان مفسد ہیں؟

عیسائی پادریوں نے ہندوستان کے لئے کیا کیا

ہم بڑے اشتیاق سے اُس بحث پر غور کرتے رہے ہیں جو دو تین سال سے مشنریوں کی کوششوں کی ہندوستان میں کامیابی یا ناکامی پر انگلستان میں بڑی زور شور سے ہوتی رہی۔ ہمکو اس امر سے خوشی ہوئی کہ وہ بحث اب اسٹیٹسمین کے کالموں میں منتقل ہوگئی اور اب وقت ہے کہ ہم بھی اپنا اظہار رائے کریں +

ہم افسوس سے کہتے ہیں کہ انگلستان اور اسکاٹلنڈ میں ایک ایسی قسم کے لوگ بھی ہیں جو اس اہم مسئلہ پر مجموعی نظر

ڈالنے کے قابل ہیں۔ وہ ہندوستانی مشنریوں کی کامیابی کا اندازہ صرف ہر سال کے نومریدوں کی تعداد سے کرتے ہیں وہ محض اِس تعدادی معیار سے کام لینا چاہتے ہیں۔ اور اسی لئے اُسکے واقعی اموں کی پوری گرفت نہیں کر سکتے۔

عیسائی مشنری عموماً ایک جان نثار لوگ ہیں۔ اُن میں بہت سے تو ایسے ہوئے ہیں کہ اپنے علم و لیاقت کی بدولت اپنے ہی وطن میں بہت عالی مرتبہ و شہرت حاصل کر سکتے تھے اگر اُنکی متواتر جانفشانیاں ہندوستان کی کشت زار میں نتایج سے بارور نہوتیں تو سب سے پہلے وہ خود اپنی ناکامی کے معترف ہوتے اور کسی دوسری زیادہ بارآور سرزمین کو اختیار کرتے۔ وہ خداوند کے انگلستان میں مزدور ہیں اور ہندوستان کی خدمت کرنے میں اُن کی کوئی ذاتی غرض نہیں ہے۔

ہندوستان میں عیسائی مشنریوں کی کوششوں کی تاریخ ایک طرف تو جلیل القدر جان نثاری کی اور دوسری طرف نہایت رونقدار و دلیرانہ کارہائے نمایاں کی تاریخ ہے۔ اُس غریب سیرامپور کے مشنری سے لیکر جو اِس امر کے اقرار کرنے سے کہ وہ گورنر جنرل کی مہر کا ایک خدمت گار رہ چکا نہیں شرماتا تھا حال کے اُس بڑے پرہیزگاری کے رسول تک ایک فہرست ایسے نامور شخصوں کی ہے جنکی اُن خدمتوں کا جو ہمارے اصلی وطن کی خاطر اُنہوں نے کی ہیں زیادہ اندازہ ناممکن ہے۔ سیرامپور کے مشنریوں میں سے اصحاب ثلثہ یعنی کیری اور مارشمین اور وارڈ ہمارے ملک میں مغربی علوم کے پیشروؤں میں شامل ہیں۔ یہی تھے جنہوں نے پہلے چھاپہ خانہ قایم کیا۔ انہیں نے بنگالی نثر ایجاد کی۔ انہیں نے سب سے پہلا ہندوستانی اخبار سماچار درپن ۱۸۱۸ء میں نکالا۔ انہیں نے انگریزی و بنگالی لغت تالیف کی۔ اگر یہ سب کام کسی ملک والوں کے کامل شکریہ کا مستحق کسی کو نہیں بناتے تو ہم نہیں سمجھتے کہ پھر اور کیا مستحق شکر گذاری ہو سکتا ہے۔

الگزنڈر ڈف کی خدمات نظر انداز کرنا چاہئے۔ ہمکو تو ڈف صاحب ہمیشہ ہندوستانی مشنریوں کا نمونہ معلوم ہوا ہے۔ جب اُسنے پہلے ۱۸۳۰ء میں ہندوستان کی زمین پر قدم رکھا تو ملک کو اُسنے ہر طرف تاریکی اور جہالت سے محصور پایا۔ اُسکے تیز فہم اور زیرک ذہن نے فوراً اصل کیفیت کی تہ تک پہنچکر دریافت کیا کہ اگر ہندوستان کو عیسویت سے بہرہ مند کرنا منظور ہے تو اُسکو پہلے مغربی زبان اور علوم اور فنون کی تعلیم دینا چاہئے۔ وہ روشنی جو صرف مغربی تعلیم ہی دے سکتی ہے چاہئے کہ ہندوستان کے اہل ذہن کے دماغ قبل اسکے کہ وہ عیسائی اصول اور اخلاق کے قبول کرنے کے لایق ہوں منور کر دے۔ ڈف صاحب نے جنرل اسمبلیز انسٹیٹیوشن کے ذریعہ سے اس خیال کو عملی تاثیر دی۔ زاید از نصف صدی سے یہہ انسٹیٹیوشن ہزاروں بلکہ لاکھوں ہندوستانی نوجوانوں کی رسائی تک کامل اور آزاد تعلیم بخوبی پہنچاتا رہا۔ پس اس طرح زمان حال کے ہندوستان کے ذہنی اور اخلاقی تولد جدید میں الگزنڈر ڈف صاحب نے کوئی کم حصہ نہیں لیا۔ ہاں یہہ کہا جا سکتا ہے کہ پرانا ہندو کالج جسکی بنا ۱۸۱۶ء میں پڑی اِس خدمت کے کرنیکو میدان میں ذرہ پہلے پہنچا۔ سر چارلس ٹریولین کہتے ہیں کہ کلکتہ کی ہندو جماعت کے سرگروہوں نے اپنے ذاتی چندہ سے اپنے نوجوانوں کے انگریزی علوم و فنون میں تعلیم پانے کی غرض سے اسکی بنا ڈالی تھی۔ لیکن ہندو کالج نے نہایت غیرت کے ساتھ اپنے دروازے کل غیر ہندوؤں پر بند کر دیئے تھے۔ علاوہ اسکے وہ کالج صرف ہندو اُمرا کیلئے مخصوص تھا اور اسلئے اُسنے واسطے عام انتشار تعلیم انگریزی کے کوئی بھی بڑا کام نہیں کیا۔ یہہ قول کوئی مبالغہ نہیں ہے اگرچہ بیشمار کالج اور اسکول جو جنرل اسمبلیز انسٹیٹیوشن کے نقش قدم پر اور تھوڑی بہت اُسی کی طرز پر قایم نہوئے ہوتے تو ہندوستان میں تعلیم اِس جلدی کے ساتھ ہرگز ترقی نکرجاتی یہہ ہندوستان جو آج ہے ہرگز نہوتا۔ اقل درجہ ہندوستان ایک ربع صدی پیچھے رہتا۔ زمانہ حال میں ریورنڈ مسٹر ملر کا بھی مدراس احاطہ میں ڈف صاحب کے نقشہ پر ہی کام کرنیکا مقصود رہا ہے اور اُنکی شایستہ کوششوں کو بہت کچھ کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ یہہ پیش نظر رکھنا ضرور ہے کہ ہمارے ڈف اور ملر صاحبان کے طرز کے لوگ کوئی خام عطائی نہیں تھے۔ فی الحقیقت گذشتہ زمانوں کے جمع کئے ہوئے تجربے اُنکے ہادی تھے تین صدی قبل سینٹ زیویر نے جنوبی ہندوستان میں اپنی کوششیں شروع کیں جیسا اُنہوں نے بو یا ویسا ہی کاٹا بھی۔ انہوں نے عیسائی نومریدوں کی صفیں بڑھانے میں ایک حیرت انگیز کوتاہ زمانہ میں کامیابی حاصل کی مگر یہہ ایک بہت بڑی زبان کا حاصل تھا انکو ایک قسم کی مصالحت کرنا پڑی تھی۔ ایک نادان گروہ نے زیویر کی عیسویت (رومن کیتھولیسزم) کو جو ایک ہزار خام خیالیوں سے ملی ہوئی تھی بڑے ہی جوش سے قبول کیا۔ ان نومریدوں کی اولاد ہمارے وقت میں ذات والے عیسائی کہلاتے ہیں۔

مسٹر ملر حال میں بعض اطراف سے درشت اور تحقیر آمیز ریویو کے ہدف بنائے گئے ہیں ہم گمان کرتے ہیں کہ مسٹر ملر کو آزادہ وسایل حاصل ہیں اور اسکاٹلنڈ کے شمالی اضلاع میں وہ ایک تعلقہ دار مشہور ہیں وہ شخص جسنے اپنے جان و مال کو ہندوستان کی بہبودی میں وقف کر دیا ہے اور جو برابر کامل بیغرضی اور صدق دلی سے کام کرتا چلا آیا ہے اُن حرف گیریوں سے جو ایسی غیر منصفانہ طور سے اُسپر کی گئی ہیں ضرور جا بر ہو جاویگا۔

تعلیم یافتہ ہندوستان نے عیسائی مذہب کو اختیار نہیں کیا۔ لیکن اُسنے اُس مذہب کی بعض بہترین تعلیمات و اخلاق کو قبول کیا ہے تنگی میدان کا غذ ہماری زیادہ تحریر کا مانع ہے۔ مگر اسقدر کہدینا کافی ہے کہ حال کے صدی کے نوزبرگترین ہندوستانی مصلح یعنی رام موہن رائے اور کیشب چندر سین کی زندگی اور تعلیمات میں مسیحی خیالات نہایت ہی عمیق سرایت کئے ہوئے تھے۔ یہہ امر متفق علیہ ہے کہ عیسویت یہاں پر ہمیشہ نیکی کے حق میں ایک قدرت والی تاثیر پیدا کرتی رہی ہے (مترجم از انڈین میسنجر مطبوعہ یکم دسمبر ۱۸۹۰ء) کیا اسی تاثیر سے اپنے نوخیز بچوں کو بچاؤ گے؟

راقم۔ اکبر مسیح مختار باندہ

واقعات اور رائیں

ہگلی ۳ مارچ ضلع ہگلی میں کلکتہ کے قریب کئی ڈاکے وقوع میں آئے ہیں جنکا ابتک کچھ پتہ نہیں ملا۔ قریباً ۲ جاڑے ہو چکے ہیں۔ جنمیں صرف دو ملزم گرفتار ہوئے پانچ پانچ سال قید بامشقت کے سزایاب ہوئے +

میرٹھہ ۴ مارچ جھنڈا ڈاکو جس نے ضلع میرٹھہ میں دہشت پھیلا رکھی تھی۔ پولیس کے ساتھ لڑائی میں مارا گیا۔ مسٹر ہاسکن ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس نے خود چڑھائی کی تھی۔ ڈاکو ابھی پارٹی کے ساتھ ایک دیہہ لوٹنے آیا۔ چونکہ پولیس کو پہلے ہی سے اُسکی خبر ہو گئی تھی۔ اسلئے برگزیدہ سپاہی پاس کے موضع میں چھپائے گئے۔ جنہوں نے موقعہ پاکر جھنڈا کے ٹھہرنے کے مقام کو گھیر لیا وہ برسر مقابلہ آئے جن میں سے جھنڈا اور ایک اسکا ساتھی ہلاک ہوئے۔ اور چار ملزم گرفتار کرکے میرٹھہ کو لائے گئے +

کمسٹی ریلوے سٹیشن سے ۱۵۰ گز کے فاصلہ پر ایک عجیب قسم کا ڈاکہ وقوع میں آیا ہی۔ ایک مارواڑی کے ملازم ۹ ہزار روپیہ دو صندقوں میں ریل کے ذریعہ روانہ کرنیکو لئے جارہے تھے۔ جب وہ قریباً ریلوے صحن میں داخل ہوئے ڈاکو حملہ کرکے صندوق لے گئے۔ اس موقعہ پر پولیس لاین ۳ سو گز دور تھی +

کلکتہ میں ایک بنگالی لیڈی متعلقہ تھیاسفکل سوسائٹی کی لاش بجائے جلانیکے دیسی عیسائیوں کے گورستان میں دفن کی گئی۔ غیر عیسائی دیسیوں میں دفن کرنیکی یہہ پہلی نظیر نہیں ہی۔ یورپ میں جلانے کا دستور اور دیسیوں میں دفن کرنیکا عمل پسند کیا جاتا ہی جس سے یورپینوں اور دیسیوں میں خیالات کا عملی تبادلہ مفہوم ہی +

پچھلے ہفتہ کانپور میں گاؤکشی کے مسئلہ پر ایک عام جلسہ ہوا جسمیں ریورنڈ مسٹر حمید نے "حیوانوں پر رحم" کے بارہ میں حاضرین کو اردو میں مخاطب کیا اور رقابل تعظیم فقیر راجندر ناتھ داتانے "خدا اور اُسکی حیوانی مخلوق" پر ایک اعلیٰ درجہ کا موثر لیکچر دیا۔ بعض یورپین صاحب اور لیڈیاں بھی موجود تھیں اور جلسہ کی کارروائی میں دلی جوش پایا جاتا تھا +

ایک جدید جرمنی موجد کا خیال ہی کہ اُس نے ایک ایسا طریق دریافت کیا ہی۔ جس سے لڑائی کا خاتمہ ہو جائیگا۔ وہ یہہ ہی کہ دشمن ایک میل کے فاصلہ پر صاعقہ برق سے تباہ کئے جا سکتے ہیں۔ یہہ نیا طریق بہانتک خفیف باتوں پر محدود ہی کہ اس سے کمرہ میں جسقدر مکھیاں ہوں فوراً تباہ ہو جاتی ہیں بجلی کا پیدا کرنے والا اسکو ڈنامیٹ کے ذریعہ دور بھیجنے سے خود محفوظ رہتا ہی اور ایک بار میں ہزارہا مخلوق خدا تباہ ہو جاتی ہیں مگر ابھی موجد کو شک ہی کہ آیا یہہ بھید انسانی ذات کے لئے نافع ہوگا یا نہیں۔ جلو مارٹینی رائیفلوں اور سیگرین رائیفلوں اور تمام جنگی انتظاموں اور سالانہ پریڈوں اور کیا کچھ سے چھٹی ہوئی ہم خیال کرتے ہیں کہ اسکا تجربہ ماہ اپریل میں افریقہ کے ریگستانوں میں کیا جائیگا۔ جہاں پوری کامیابی کی امید ہی +

یونیٹڈ سٹیٹس میں لیڈی ڈاکٹروں کا شمار ۲۰۰۰ ہی اور ہر سال اُنکا شمار بڑھتا جاتا ہی۔ روس۔ چین۔ اٹلی رومینا میں بھی اُنکی قدر اور اُنکا شمار بہت ہی۔ صرف اسٹریا میں عورتوں کو اس پیشہ کی ممانعت ہی + مخزن

کونین کی زیادتی آنکھوں کو بہت نقصان پہنچاتی ہی

عرصہ گذرا ایک شخص اپنی آنکھیں ایک ڈاکٹر کو دکھلانے گیا جو بالکل اندھا ہو گیا تھا۔ اُسکو بخار آتا تھا اور اُسنے بغیر ہدایت ڈاکٹر کے اپنی تجویز کے موافق بخار دور کرنے کے لئے کونین استعمال کی اور چند گھنٹوں کے بعد آنکھوں کی روشنی جاتی رہی اور کسی علاج سے پھر فائدہ نہوا۔ وہ ہنوز بینائی سے محروم ہی + منہ

کاٹھیاوار ٹیمس لکھتا ہی کہ ایران کے ملک میں قرضہ وصول کرنیکا یہہ طریقہ ہی کہ قرضخواہ قرضدار سے جب روپیہ وصول کرنا چاہتا ہی تو اُسکے گھر پر دھرنا دیکر بیٹھ جاتا ہی وہیں کھاتا پیتا ہی اور وہیں گھر میں دن رات سوتا حقہ پیتا ہی آخر کو قرضدار تنگ آکر روپیہ دیتا اور پیچھا چھڑاتا ہی +

راجپوتانہ گزٹ یکم مارچ مظہر ہی کہ عرس خواجہ صاحب اجمیر میں بڑی دھوم دھام سے ہوا لیکن عجیب و غریب بات یہہ ہوئی کہ اِبکے عرسوں میں دیگ کیسنے نہیں چڑھائی حالانکہ بیس برس سے ایسا واقعہ کبھی نہیں ہوا کہ عرسوں میں دیگ نہ چڑھی ہو +

۵ تاریخ رجب کو اجمیر کے سیٹھہ سہنسکرن کے مکان متصل حویلی سیٹھہ سمیرمل لوڈہ میں ایک چور کمند لگا کر چڑھ گیا اور صندوق کا تالا توڑ کھٹکا سُنکر سہنسکرن جاگ اُٹھا چور نے اُسکی چھاتی میں ایک گھونسا مارا اُسنے غل مچایا کنسٹیبل پہرہ والہ آیا تو چور نے اُسکی منھہ پر بھی ایک گھونسہ رسید کیا اور نیچے کود کر فرار ہونا چاہتا تھا مگر کنسٹیبل بھی ساتھہ ہی کودا اور چور کو پکڑ لیا پھر تو مدد آپہنچی اور چور قابو میں آگیا اس چور نے اپنے کئی ہمراہی بتلائے ہیں جنمیں پنڈت شام لعل کا نام بھی ہی جو عدالتوں میں مختارکاری کیا کرتے ہیں پولیس تحقیقات کر رہی ہی +

سکندرآباد ۲۷ فروری کل رات کرنل ٹبلر کمانڈر چھبیسویں مدراس انفنٹری نے دو بچوں کی جان بچانے میں بڑی بہادری کی۔ ایک لڑکا پانی بھرتے ہوئے پاتوں پھسلنے سے تالاب میں جا پڑا۔ اور اُسکی بہن اُسکو بچانیکی کوشش میں اُسی بلا میں مبتلا ہوئی۔ کرنل ٹبلر جو پاس سے گاڑی دوڑائے جاتے تھے یہہ حال دیکھکر فوراً تالاب میں کود پڑے۔ مگر افسوس اُن بچاروں کا کام تمام ہو چکا تھا۔ کرنل ٹبلر اس کوشش میں خود بمشکل جانبر ہوئے +

راجپورہ میں ۲۸ فروری کو شام کے ۴ بجے بارود کو آگ لگنے سے بھاری حادثہ ہوا اسقدر جنبش تھی کہ ریلوے سٹیشن کی عمارات ہل گئیں اور بعض گھر سالم تباہ ہو گئے ۲۰۰ مربع فیٹ زمین بالکل اُڑ گئی مگر اموات کی ٹھیک تعداد ابھی تحقیق نہیں ہوئی۔ اس آتش زدگی کی وجہ یہہ ہی کہ بارود کے کارخانہ میں ایک شخص کے حقہ سے چنگاری بارود میں جا پڑی +

کلکتہ میں پادری صاحبان کی گذشتہ کانفرنس کا ایک نتیجہ یہہ ہوا ہی کہ گورنمنٹ پر زور دیا جا رہا ہی کہ ایسی نذر

کام میں لایا جانا ضرور ہی کہ جن سے فحش اور مبتذل اشتہاروں کی اشاعت بالکل ممنوع قرار دیجائے +

میرٹھ کا اخبار لکھتا ہی کہ ڈاکہ کی متواتر وارداتوں نے شہر کو طرح طرح کے پرخوف افواہوں کا مخزن بنا رکھا ہی۔ مرد عورت بچے سب کی زبانوں پر یہہ ہی ذکر ہی۔ یہہ بھی مشہور ہی کہ ڈاکوؤں کے خبر رسان شہر میں آمد و رفت رکھتے ہیں +

کوئیٹہ سے خبر آئی کہ وہاں تحصیل کے سیاہہ نویس اور خزانچی صاحب فقیر چند حال میں بجرم قمار بازی گرفتار ہو کر بیس بیس روپیہ جرمانہ کے سزایاب ہوئے تھے۔ اب اُنپر یہہ جرم لگایا ہی کہ تحصیل کے صندوق سے بہت سا روپیہ نکال کر خورد برد کر لیا۔ مقدمہ دایر اور وہ گرفتار ہیں +

نیویارک ۲۷۔ فروری معلوم ہوا ہی کہ پرسکاٹ سے وادی کے قرب و جوار میں بند کی حالت نازک ہی لوگوں کو علی العموم مطلع کرنے کے لئے ایک قاصد بھیجا گیا تھا۔ مگر وہ شراب پیکر مدہوش پڑا رہا۔ اور کسیکو اس بلائے ناگہانی کی خبر نہ دی +

پنڈت لکشمن سنگھ صاحب نے وہابندیوں کے بارہ میں جو کچھہ لکھا ہی اُسکو وہ رسالہ کی صورت میں ترتیب دینگے اور ڈاکٹر مارٹین کلارک صاحب کی معرفت طبع ہوگا + مخزن

ملکوں اور شہروں کی مختصر خبریں

۲۔ مارچ سنہ الیہ کو بمقام امرتسر پادری ایچ۔ آئی۔ پرکنس صاحب نے رائیٹ ریورنڈ لارڈ بشپ لاہور کے ہاتھ سے پریسٹ ہُڈ کا عُہدہ پایا +

میسور میں پادری ڈُمبرٹن اور ونٹر صاحبان متعلق وسلین مشن کام کے کھیت میں داخل ہونیوالے ہیں + مخزن

بمبئی میں سرکار نے وسلین مشن کو ایک عمدہ قطعہ زمین تعمیر گرجا کے لئے مرحمت فرمائی ہی + منہ

کہتے ہیں کہ نئے عہدنامے کا ایک اور نسخہ جو تھی صدی کا دمشق کے ترکی کتب خانہ میں دستیاب ہوا ہی + منہ

پالسٹین میں یہودیوں کا شمار ۱۸۸۰ء میں ۸۰۰۰ تھا ۱۸۸۵ء میں ۲۰۰۰۰ ۱۸۹۰ء میں ۴۰۰۰۰ +

امریکہ میں ۱۲ صوبے ہیں جنمیں ممانعت ہو کر لڑکوں کے ہاتھہ تنبا کو فروخت نہ کیجاوے +

لنڈن میں ایک عورت سو رہی تھی نیند کے عالم میں اُسکے مصنوعی دانت حلق میں گر پڑے اور دم رُک جانیکے باعث مرگئی +

سیالکوٹ جموں ریلوے پر آمد و رفت مسافران یکم اپریل سے جاری ہو جائیگی +

موائی ضلع دہلی میں آگ سے ۸ گھر جل گئے۔ آدمی ہلاک ہوئے +

تین پنجابی قیدی جو کالے پانی سے بھاگ گئے تھے کوچین کے قریب پکڑے گئے +

نو مفتوحہ علاقہ برہما میں ۵۸ مدرسے انگریزی زبان کے جاری ہوگئے +

روس شاکی ہی کہ آسٹریا امن یورپ میں خلل ڈالنا چاہتا ہی +

تحصیل سرہند کے علاقہ کے ایک گاؤں موضع بھولی میں ایک اور ڈاکہ پڑا +

اخبار ریختہ مظہر ہی کہ آجکل دہلی کی عدالت صاحب ڈسٹرکٹ جج میں ایک شخص مسلمان نے اپنی عورت دلاپانیکا دعوی دایر کیا ہی۔ مگر عورت نے جواب دیا کہ میں ہندنی ہوگئی ہوں کلمہ نہیں پڑھونگی +

اسپین میڈرڈ ۲ مارچ۔ سپین میں نوجوان بادشاہ کی صحت کے باعث عام معافی کا اعلان دیا گیا ہی +

خان خیوا نے بباعث علالت روس کو جانیکا ارادہ ترک کر دیا ہی +

سینٹ پیٹرسبرگ ۳ مارچ کل نہلسٹوں کی ایک بھاری تعداد زار روس کے خلاف سازشیں کرتی ہوئی گرفتار ہوئی انکے کئی پریس بھی پکڑے گئے +

لنڈن یکم مارچ یوڈ میں خبر آئی کہ جہاز ڈاک جو برمین کو جا رہا تھا پورٹ سٹرہیس میں جہاں ایک نامعلوم چٹان سے ٹکرایا اور تین منٹ میں ڈوب گیا۔ ۲ سو آدمی ہلاک اور ایک سو جانبر ہوئے +

خبر آئی ہی کہ امیر کابل اضلاع ہرات اور قندھار کا دورہ کرکے ریلوے کی تعمیرات دیکھنے کے لئے چمن میں آئینگے +

چین کو شاہی مہم کے باعث ایک تار گھر ہاکاس اور ایک کولاڈا بن میں کھولا گیا ہی +

امریکہ میں ایک عجیب برقی کل ایجاد ہوئی ہی جسکے ذریعہ ایک منٹ میں کیچڑ سے بھرے ہوئے جوتے صاف ہو جاتے ہیں +

انگلش گورنمنٹ نے شہنشاہ ولیم کی دعوت لیبر (مزدوری) کانفرنس کو منظور فرمایا اور فرانس اور بلجیم بھی اپنے ڈیلیگیٹ بھیجینگے

ایک مدراسی مسمی ویر رگو کو بعلت تین عورتوں کو غلامی میں رکھنے کے رنگون رکارڈر نے سات برس قید بامشقت کی سزا دی۔ انمیں سے دو کو اُسنے بیچ ڈالا تھا +

کوکب ہند ، مارچ مظہر ہی۔ کہ محصول نمک کی تخفیف ہونیوالی ہی +

لارڈ اور لیڈی ہیرس ۲۷ فروری کو بارادہ بمبئی لنڈن سے روانہ ہوگئے +

پُرتگال میں دو روز کے اندر نیشنل ڈفنس فنڈ کے لئے اسی ہزار پونڈ چندہ جمع ہوگیا ہی +

سلطان زنجبار نے زیر تجویز قیدیان قلعہ کو اپنی تخت نشینی کی یادگار میں رہا فرمایا ہی +

اسپین میں خورد سال بادشاہ کی صحت یابی پر عام معافی نامہ کا اشتہار دیا گیا +

امین پاشا کے تجربوں سے فایدہ اُٹھانے کو تازہ مہم جرمن روانہ افریکہ ہوئی +

لنڈن کے اخبار سینٹ جیمس گزٹ پر بمقدمہ ہتک ۲۱ ہزار روپیہ جرمانہ ہوا +

بمبئی سے ایک محمدی یورپ کو جا رہا ہی تاکہ وہاں

جا کے قرآن کی منادی کرے +

دوست ہند بھیرہ ناقل ہے کہ بمبئی کی طرف مسروہ نام ایک جانور از قسم مچھر کے کاٹنے سے احاطہ بمبئی میں ہر روز چھ سات آدمی مرجاتے ہیں +

نیوبرج میں مفسدان آئرلینڈ کی گرفتاری پر پولیس سے بغاوت ہوئی +

سرحدی حفاظت کے جنگی کاموں پر گذشتہ پانچ سال میں ۱۵ کروڑ روپیہ صرف کیا جا چکا ہے +

کلکتہ میں ایک گورہ سپاہی کو بجرم قتل ایک مسلمان پھانسی دی گئی +

پونا میں ہیرا سنگھ سپاہی نے پانچ خون کر کے خودکشی کی +

لکھنؤ زنانہ ہسپتال پر چالیس ہزار روپیہ صرف ہوگا یہ روپیہ بذریعہ چندہ کے فراہم کیا گیا ہے۔ ماہواری ہسپتال کا خرچ چھ سو روپیہ مقرر کیا گیا ہے +

اجمیر مدہ شہید کی گلی میں ایک لڑکا پتنگ اڑاتا ہوا کوٹھے سے گر کر پتنگ کے صدقہ میں مرگیا +

بنارس میں محصول چنگی کے زیادہ ہونیکے باعث بوچر کام چھوڑ بیٹھے ہیں +

مدراس حضور گورنر بہادر جانیکے پہلے جدید کتب خانہ کا بنیادی پتھر عجائب گاہ کے قریب رکھینگے۔ اسکے واسطے ایک دیسی نے ایام جوبلی میں ۴۰ ہزار روپیہ چندہ دیا تھا +

چندر نگر میں گورنمنٹ فرانس نے پانوں پر ٹیکس لگایا ہے جس سے برٹش ہند میں بہت شور و شغب پیدا ہوا +

لاہور میں وارد طائف کی ناک کاٹنے والے کو ۳ سال قید کی سزا ہوئی +

موگرا میں ریتلی زمین کھودنے میں ۱۲ آدمی دب گئے ۵ لاشیں نکلیں +

لکھنؤ کے چاپلین صاحب گھوڑے سے گر پڑے کئی چوٹیں آئیں +

بمبئی کارپوریشن نے واسطے استقبال شہزادہ وکٹر کے ۲۰ ہزار روپیہ منظور کیا +

تعلقداران اودھ نے سرحدی حفاظت کے لئے ایک ہزار فوج دینی کی ہے +

امیر کابل اپنے وظیفہ کے عوض میں مختلف کلیں ولایت سے منگواتے ہیں +

لکھنؤ بشیر دیال مرحوم قوم کایستہ ساکن محلہ تشک گنج کا لڑکا قریب ۱۲ سالہ کنوئیں میں گر پڑا۔ مردہ نکلا کہتے ہیں کہ بضرورت پانی بھرنے گیا تھا رسی ٹوٹ گئی اور اسکے جھونکے میں جا رہا +

گیا کے ایک رئیس رام بہادر سنگھ نے اپنے شہر کو ایک لیڈی ڈاکٹر کی خدمات سے مستفید کرنے کے لئے ۲۵ ہزار روپیہ چندہ دیا۔ آفریں باد بریں ہمت مردانہ تو +

محمد پور ضلع گیا میں ایک عورت اپنے خاوند کے ساتھ ستی ہو گئی +

ارمینیا کے یہودی ربیوں نے اپنے حفظ حقوق کے لئے سلطان روم کو عرضداشت بھیجی ہے +

سرویہ کی فوج میں نااتفاقی ظاہر ہوئی۔ کئی فوجی افسر بجرم مخالفت گورنمنٹ موقوف کئے گئے +

ہندوستانی بیر شراب پر محصول لگانے سے ۰ ہزار روپیہ سالانہ آمدنی ہوگی +

روسی اخبار لکھتے ہیں کہ روس ابھی جنگ کے لئے پورا تیار نہیں +

کشمیر تک ریلوے بنانے کی منظوری حاصل کر لی گئی ہے +

جموں ریلوے کا افتتاحی جلسہ مہاراجہ صاحب سے کرانیکی کوشش کی ہے +

لنڈن میں فوجی افسر لفٹنٹ میکنزی صاحب نے خودکشی کر لی +

روس میں اور مفسد گرفتار ہوئے۔ زار کو مارنا چاہتے تھے

یکم اپریل سے لاہور میں تمام مدک خانے علانیہ بند کر جاویںگے +

کلکتہ کے متصل واردات ڈاکہ زنی کا بہت زور شور ہو رہا ہے +

شاہ بلگیریا نے سلطان روم کو لکھا ہے کہ امن ملک میں مدد دیں +

سنٹو بال (بنگال) میں ہنگامہ ہوا پولیس نے بندوق سے ۲ آدمی قتل کئے +

چوبیس تاریخ کو بنارس میں اور واردات آتشزدگی ہوئی ہے +

مہم لوشائی میں فوج انگریزی فتحیاب ہوئی۔ ہمارے چند سپاہی کام آئے +

اودھ میں چیف کورٹ قائم کرنیکی تجویز بہر پیش ہوئی ہے +

پونا میں ایک لڑکی لالچ زیور سے ماری گئی مجرم کو پھانسی ملا +

لنڈن سے لڑکیوں کی چوریوں کی خوفناک خبریں آئی ہیں +

دہلی میں میلہ نمائش کی دھوم دھام عالم جوش میں ہیں +

بحری فوج جرمنی کی جنگی قواعد بالٹک میں ہوگی انگریزی بیڑہ بھی آویگا +

فرانس کے اخبار ایکلائٹ پر دو ۲ نئی گورنمنٹ نے مقدمہ قائم کیا +

شاہ اٹلی نے عہد و پیمان ابی سینیا از سر نو ختم کر لیا ہے +

روس میں چند معزز عورتیں بجرم گستاخی گورنمنٹ خودکشی کر بیٹھیں +

۸۸ء کی نسبت ۸۹ء انگلستان میں ۱۱ کروڑ روپیہ کی شراب زیادہ اڑی +

مدراس کے قریب ویلور میں انفلوئنزا پھیل رہا ہے +

امین پاشا غالباً ماہ حال کے اخیر میں یورپ کا سفر اختیار کریگا +

۴ - مارچ مسٹر ویر جدید جج ہائیکورٹ نے عدالت میں اجلاس کیا +

مسٹر جی ٹوینی بردوان کی کمشنری پر مامور ہونگے +

دہلی بارش ابھی تک نہیں ہوئی - گندم فی روپیہ ۱۴ سیر فروخت ہوتی ہے +

کشمیر میں امسال برف کم گری - جس سے خوف فصلات ہے +

یکم مارچ کو مدار المہام حیدر آباد نے مشن سکول نسوان کھولا ہے +

بمبئی میں تجویز ہوا کہ کلکتہ اور مدراس کیطرح یہاں بھی ایک سوسائٹی علم سفید قایم کی جائے +

سالانہ انتظام کی مجموعی رپورٹ ریاست جیند بھی شایع کریگی +

مہاراجہ صاحب سکم کی سالانہ آمدنی ۴۴۴۰۷ روپیہ ہے +

بپتسما کی خبریں

۱۹ فروری بمقام سلطان ونڈ ضلع امرتسر دو محمدیوں نے جو چند مہینے سے متلاشی دین حق تھے بپتسما پایا اور شریک کلیسیا ہوئے +

وسلیئن مشن کے پادری ہارٹ اور سینک صاحبان نے بنگال کیطرف ایک گاؤں میں منادی کے بعد دو شخصوں کو بپتسما دیا +

۲۶ فروری سردلی رامپور میں پادری اے سالومن نے ۵۰ آدمیوں کو بپتسما دیا +

فروری چندوسی میں پادری کلوداس نے ۵ - آدمیوں کو بپتسما دیا +

۲۴ فروری بمقام دھامپور پادری بوچر صاحب نے ۲۰ - آدمیوں کو اور شیرکوٹ میں ۳ - آدمیوں کو اور فضل گڈھ میں ۱۱ - آدمیوں کو بپتسما دیا +

۲۲ فروری بر ۲پور بجنور میں پادری بوچر صاحب نے ایک مرد دو عورتوں اور دو نابالغوں کو بپتسما دیا - اور نگینہ میں ۲۳ فروری کو ایک لڑکے اور تین لڑکیوں کو بپتسما دیا +

سرکاری خبریں

رائے بہادر لڑامنداس صاحب نمبر ۱ اکسٹرا جوڈیشل اسسٹنٹ گوجرانوالہ سے منٹگمری تبدیل ہوئے +

بھائی آیا سنگھ صاحب ملازم دفتر پولیس اسپیشل برنچ بطور قائم مقام اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر مقرر ہوکر گوجرانوالہ تعینات کئے گئے +

تار کی خبریں

لنڈن ۴ مارچ - حضور پرنس آف ویلز نے پل فورتھ کے کھلنے کی دعوت میں فرمایا کہ مسٹر ٹامسن کمپنی کے چیرمین اور مسٹر فولر انجنیر کو بیرن کا خطاب دیا گیا ہے - اسیطرح اس پل کے اور کئی تعمیر کرنیوالوں کو لقب ملے ہیں +

لنڈن ۴ مارچ - آج نارتھ ویسٹرن ریلوے لنڈن کی ایک ٹرین انجن کے ساتھ جو شنٹ کررہا تھا ٹکرائی - جس سے چار آدمی ہلاک اور ۱۴ مجروح ہوئے +

سینٹ پیٹرسبرگ ۴ مارچ - انچکاف محل کے قریب جہاں زار اور اُن کا خاندان رہتا ہے کئی نہلسٹ گرفتار ہوئے ہیں +

کلکتہ ۵ مارچ - کل اوہارا کے اپیل میں جو حکم پھانسی کے خلاف کیا گیا ہے تمام دن صرف ہوا مسٹر وڈروف نے مجرم کیطرف سے کئی گھنٹہ تقریر کی عدالت کے بند ہونے تک ختم نہ ہوئی - عدالت میں پاؤں رکھنے کو جگہ نہ تھی +

کلکتہ ۶ مارچ - کل اوہارا کے مقدمہ قتل میں تمام دن صرف ہوا - مسٹر وڈروف وکیل ملزم برابر کھڑا رہا - آج مسٹر فلپ سرکار کیطرف سے جواب دیگا +

ہگلی ۵ مارچ - گذشتہ ۶ ماہ کے عرصہ میں ہگلی کے ایک نوجوان یوریشین نے حضور نظام حیدر آباد سے ایک بھاری رقم دھوکا سے وصول کرنیکی کوشش کی - اُسنے ۵۰ ہزار روپیہ ایک ہیرے والی انگشتری کی بابت اور تین لاکھ روپیہ ایک مکان کی قیمت طلب کی اور بیان کیا کہ چار سال گذرے ہیں کہ یہ دونوں چیزیں سر سالار جنگ نے حضور نظام کیواسطے علی الترتیب آگرہ اور کلکتہ میں خرید کی تھیں مدعی نے مطالبہ کی کئی چٹھیاں گورنمنٹ اور نظام کی خدمت میں بھیجیں - چونکہ اس دعوی کی تائید میں ایک کاغذ بھی موجود نہ تھا - اسلئے اسکی نسبت شک پیدا ہوا - یہ حال دیکھکر مدعی مفقود الخبر ہوگیا ہے +

بریلی ۴ مارچ - ہز رائل ہائینس پرنس اور پارٹی بہمعیت میجر ڈیورنڈ سی - بی شاف اور ہز ایکسلینسی وزیر اعظم نیپال اور اُنکے بھائی اور افسروں کی دھگنا باغ سے جمبوآ کیطرف جو یہاں سے ۵ میل دور ہے روانہ ہوئی - وہاں پیر اور انوار کو قیام ہوگا - پارٹی نے جمبوآ میں علاوہ دوسرے شکاروں کے تین چیتے ایک بڑا اور دو چھوٹے شکار کئے حضور پرنس کے یوروپین ملازموں نے ایک جنگلی بندر اور کچھ پرندے ہلاک کئے اب پیر کو آگے روانہ ہونگے +

پونا ۵ مارچ - ایک مرہٹہ لڑکی ساروڑیگ کا قاتل جس نے زیور کے طمع سے معصومہ کو ہلاک کیا تھا عدالت سشن میں مجرم قرار پایا اور سزائے قصاص کی منظوری کیواسطے مسل بھیجی گئی ہے +

لنڈن ۵ مارچ جنگی مصارف کا تخمینہ سال گذشتہ کی نسبت قریباً ۴ لاکھ پونڈ زیادہ ہوگا۔ ۱۲ سو فوجی آدمی بڑھائے جائینگے۔ تخمینہ مذکور کی ترقی محض فوج کو جدید میگزین رئیفلوں کے بہم پہنچانے سے ہے +

لنڈن ۵ مارچ ۔ لارڈ ہیرس نے اسٹریلیا کے کرکٹ کھیلنے والوں کو لکھا ہے کہ انگلستان کا سفر کرتے ہوئے ہند میں بھی آئیں +

کلکتہ ۵ مارچ ۔ کرنل جی ہڈلف متعلقہ پولٹیکل ڈیپارٹمنٹ جو اسوقت انگلستان میں ہیں کرنل ٹریور کی جگہ اجمیر کے کمشنر ہونگے اور وسط اپریل میں چارج لینگے +

کلکتہ ۶ مارچ مسٹر پال ڈپٹی کمشنر دارجلنگ بدھ سے پروزنیبی امبان کیواسطے راستہ تیار کرنے کے لئے کلکتہ میں پہنچا امبان مذکور بھی ایک یا دو روز میں پہنچ جائیگا +

تصحیح

نمبر گذشتہ میں سلام مصرعہ اول مطلع میں حرف رے زاید تھا صحیح یوں ہو۔ سلام اُسپہ جسے حق نے انتخاب کیا +

غزل

سبھوں سے جواب اب تو پائے ہوئے ہیں
ترے در پہ آخر کو آئے ہوئے ہیں

سبھوں نے دیا فتوئے لاعلاجی
طبیبانِ دہر آزمائے ہوئے ہیں

سُنا ہم نے فیضِ مسیحائی تیرا
شکایت ترے پاس لائے ہوئے ہیں

کرو تازہ دم اپنے اِس نیم جاں کو
کہ تم نے تو مُردے جلائے ہوئے ہیں

ہوئے یار اغیار تیری ولا میں
جو اپنے تھے وہ بھی پرائے ہوئے ہیں

نہ خویش و اقارب نہ مونس نہ ہمدم
ترے پیچھے سب کو بُھلائے ہوئے ہیں

نہ روکو ہمیں دخلِ جنت سے درباں
کہ ہم بھی کسی کے بُلائے ہوئے ہیں

عَلَم سرنگوں فوجِ اعدا کا ہوگا
صلیبِ مسیحا اُٹھائے ہوئے ہیں

سفیر اب نہ بیدل ہو طولِ سفر سے
کہ منزل کے نزدیک آئے ہوئے ہیں

ضرورت

مشن سکول راولپنڈی کے لئے ایک ٹیچر کی نہایت ضرورت ہے تنخواہ واسطے سینیر انگلو ورنیکولر کے پہلے درجہ کی للعہ

ایضاً ایضاً ایضاً درجہ دوم کی للعہ

ایضاً واسطے جونیر انگلو ورنیکولر کے پہلے درجہ کی سے

وہی امیدوار جنکے پاس سرٹیفکٹ بمراتب بالا ہوں اپنی درخواست پتہ ذیل پر روانہ کریں +

المشتہر

ہیڈ ماسٹر مشن سکول راولپنڈی

ضرورت

ہوشیارپور لڑکیوں کے یتیم خانہ اور بورڈنگ سکول کے لئے ایک عورت اُستاد کی ضرورت ہے۔ چاہیئے کہ یہہ اُستاد عیسائی ایماندار ہو۔ اور کم سے کم فارسی اُردو میں مڈل پاس شدہ یا مڈل تک تحصیل علم کری ہوئی ہو۔ اگر پڑھانے کے کام میں کچھ تجربہ کار ہو۔ اور سوئی کاری سے واقف ہو تو زیادہ پسندیدہ ہوگا۔ اِس قسم کی لیاقت رکھنے والی کوئی عورت یا لڑکی اگر اِس عہدہ کی خواہش رکھتی ہو تو اپنی درخواست بقلم خود لکھ کر معہ اسناد مسز چٹرجی کے پاس ہوشیارپور میں بھیجدیوے۔ اور اُنکے ساتھ اپنی تنخواہ وغیرہ کی بابت خط و کتابت کرے +

المشتہر

پادری کے۔ سی چٹرجی ہوشیارپور

لودیانہ

لودیانہ کے اہل اسلام بھی آجکل دینی انجمنیں اور ریفامنگ ایسوسی ایشنوں کے قایم و جاری کرنیکی فکر میں ہیں گذشتہ اتوار کو بعد عبادت جب ہم بازار سے گذرتے تھے یہہ دیکھنے میں آیا کہ ایک دوکان میں ایک ٹین بورڈ پر ریفامنگ ایسوسی ایشن لودیانہ بحروف انگریزی لکھا ہوا آویزاں تھا ایک لکچرار بادب ایک منبر کے سامنے اپنی کرسی سے کھڑے ہوکر سامعین کو جو فرش پر قریب پندرہ بیس آدمی کے تھے کچھ سنا رہے تھے۔ اہل اسلام نے سب باتوں میں مسیحیوں کی نقل کرنی شروع کی ہے اور کرتے جاتے ہیں۔ لودیانہ کے ایک محمدی طالب علم نے بازار میں ہم سے کہا کہ بیشک عیسائیوں نے اِس ملک کے ہندو مسلمانوں کو جگا دیا ہے اور وے اسی لئے آجکل اپنے بگڑے ہوئے رسوم و عقائد کی اصلاح و ترقی میں کوشش کر رہے ہیں مگر مُردوں کو بجز تائید مسیحائی زندگی حاصل ہونا غیر ممکن ہے +

سنا ہے کہ ایک آسامی پولیس ڈپٹی انسپکٹر اور دو سپاہیوں کی تحویل سے چلتی ہوئی ریل گاڑی سے کود کر اثنائے راہ میں فرار ہوگئی تھی جسکی وجہ سے ڈپٹی انسپکٹر معہ دونوں سپاہیوں کے ماخوذ تھے اُس مقدمہ کا فیصلہ اور تحقیقات مقام واردات پر منحصر کیا گیا فی الحال تو ڈپٹی انسپکٹر بری کئے گئے سُنتے ہیں آیندہ کو اگر مفصل کیفیت معلوم ہوگی تو درج اخبار کیجاویگی +

ہفتہ عشرہ سے دوسرے تیسرے دن آسمان بادلوں سے گھر جاتا اور تقاطر بھی ہوتا ہے۔ مقام شکر ہے کہ آجکل شہر میں کسی موسمی بیماری کی چنداں شکایت نہیں ہے البتہ اہم۔ اموات ...